صحاح ستہ میں وارد رجزیہ اشعار کے موضوعات کا تحقیقی مطالعہ

THEMATIC STUDY OF RAJZIYYA POETRY IN THE VERSES OF SIHAH SITTA

محمد سعید الرحمٰن* / شاہ معین الدین ہاشمی**

Abstract:
Rajz is a form of Arabic poetry. It increases passion of Islamic Jihad. This study shows different poetic verses of Rajz which are included in six authentic collections of Hadîth. This study includes Rajooz which were recited in Uhud, Khybar and Khandaq in the era of the Prophet Muhammad (PBUH). In this study selected Rujooz were analyzed that covers a variety of themes like Tauhîd, prophethood, doomsday. These Rajooz also explain the socio-cultural context of that period.
Keywords: Arabic poetry, Hadith, Fiqh, Sirah, Motivation, History, Rajz

صحاح ستہ میں وارد اشعار کے اوصاف میں حماسہ، وصف، فخر، نسب، ہجو اور مدح شامل ہیں۔ اس شاعری سے عرب کی ثقافت، تہذیب وتمدن، تاریخ، رہن سہن کے طریقے اور معاشرے کی اقدار ونفسیات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ صحاح ستہ میں وارد اشعار میں مذکور اوصاف کے علاوہ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موضوعات، علوم الرجال، عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شاعری کے فنون وآداب، احوال العرب، علم تاریخ ونسب اور اشعار کا احادیث سے فقہی، ادبی ولغوی ربط سامنے آتا ہے۔

صحاح ستہ میں وارد کل اشعار کی تعداد ۱۸۲ ہے اور ان اشعار سے متعلق روایات کی تعداد ۱۷۵ ہے۔ اس نظمیہ مجموعہ میں اشعار، رجزیہ شاعری اور مصارع شامل ہیں۔ یہ اشعار صحاح ستہ میں وارد احادیث اور تراجم الابواب میں واقع ہوئے ہیں۔

مذکورہ اشعار رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھے۔ مگر ان اشعار کے اصل بانی جاھلی اور اسلامی ادوار کے شعراء بالخصوص صحابہ کرام شامل ہیں۔ جن جاہلی شعراء کو مصادر سے تلاش کیا گیا۔ ان میں مثقب العبدی، امری القیس، نابغہ، امیہ بن ابی الصلت اور طرفہ شامل ہیں۔

---

* ریسرچ سکالر، پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، AIOU، اسلام آباد
** چیئرمین شعبہ سیرت سٹڈیز، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ عربیہ، AIOU، اسلام آباد

اسلامی شعراء میں لبید بن ربیعہ، حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ شامل ہیں، نیز صحابہ کرام میں اشعار پڑھنے اور اس سے دلچسپی رکھنے والوں میں علی المرتضیٰ، عامر بن اکوع، سلمہ بن اکوع، ابو ہریرہ، عباس بن مرداس اور خباب رضوان اللہ علیہم شامل ہیں۔ خواتین میں شعر کہنے والیوں میں عرب کی بعض نامعلوم خواتین، مدینہ میں بنو نجار کی بچیاں اور صحابیات شامل ہیں، مشرکین میں مرحب کے شعروں کا ذکر ہے۔

رجزیہ اشعار

"رجز" ارجوز کا مفرد ہے۔[۱] جس کا معنیٰ لگاتار گڑ گڑانے کے ہیں۔ یہ شاعری کی ایک خاص صنف ہے جو مختلف مواقع پر مختلف مقاصد کیلئے کہی جاتی ہے، اخفش[۲] سے منقول ہے کہ عرب تین اجزاء پر مشتمل رجزیہ اشعار کہتے تھے جن کا مقصد کام میں مشغولیت وتوجہ تھی بعض اہل عرب اپنے اونٹوں کو چلانے کیلئے بھی رجز[۳] کہتے تھے۔[۴]

زمانہ جاہلیت میں رجز سے اور بھی کئی مقاصد حاصل کئے جاتے تھے۔ مثلاً زمانہ جاہلیت کی معروف شخصیت مضر بن نزار جب اونٹ سے گرے اور ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا تو انہوں نے کہا "وایداہ وایداہ" (ترجمہ: اور اس کا ہاتھ اور اس کا ہاتھ)۔

عرب میدان جنگ میں حرکت ونشاط کیلئے رجز کہتے تھے۔ رجزیہ شاعری کے مقامات میں کنواں کھودنے کے مشکل مرحلہ پر بھی رجز کا ذکر کیا گیا ہے جیسے عبد شمس کے کنووے کا ذکر ہے:

حفرت خماً وحفرت رما
حتی اریٰ المجد لنا قدتما[۵]

(ترجمہ) میں نے کنواں کھودا یہاں تک کہ مکمل بزرگی کو پایا۔

اگرچہ عہد جاہلی میں رجز کا کثرت استعمال جنگوں میں دشمنوں کے خلاف لڑنے والوں میں جوش وجذبہ پیدا کرنے کیلئے ہوتا تھا لیکن عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں رجز کے مقاصد وموضوعات میں اس صنف میں مثبت تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً اس کے موضوعات میں اچھے مقصد اور نظریہ کو بیدار کھنے کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً توحید ورسالت، آخرت، تمنائے شہادت، دعاء، فخر مثبت اظہار افتخار، بہادری وشجاعت جیسے مقاصد شامل ہیں سیرت نگاروں نے جنگ کی حکمت عملی کو بھی کئی رجوز سے معلوم کیا ہے۔ مثلاً:

- مجاہدین اسلام کو جہاد پر ابھارنا اور داد دینا
- مجاہدین کے دستوں، گھوڑوں، تلواروں، تیروں کے اوصاف بیان کرنا۔
- مدد ونصرت کرنے پر فخر اور جہادی دستوں کی مدح بیان کرنا۔
- متاثرین سے ہمدردی کرنا۔

- دشمن کے نظریاتی دعوے کا رد کرنا۔

صحاح ستہ میں وارد اشعار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ احادیث میں وہ رجوز موجود ہیں۔ جن کا تعلق غزوات سے ہے۔ ان رجوز کی کل تعداد ۲۸ ہے۔ ان رجوز سے جہاں عہد نبوی ﷺ کے شعری ادب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ وہاں مختلف موضوعات سامنے آتے ہیں، جیسے توحید، رسالت، آخرت، توفیق الٰہی، شکر الٰہی، جہاد، فخر ونسب اور حماسۃ شامل ہیں اس مقالہ میں ان رجوز کے واقعاتی پس منظر، سیرت النبی ﷺ کے گوشے اور دعوتی اسلوب نبوی کو تلاش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

بہادری وشجاعت

عرب میں شجاعت وبہادری کے واقعات محفوظ کئے جاتے اور شاعری کے ذریعے ان کا اظہار کیا جاتا تھا خاص طور پر جب دشمن کا سامنا ہوتا تو اس وقت ان اشعار کو رعب اور دبدبہ کے لئے کہا جاتا تھا۔ جیسے صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب[۶] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ حنین کے دن سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت سفیان بن الحارث[۷] آپ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور نبی ﷺ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

أنا النبی لا کذب

أناابن عبدالمطلب[۸]

(ترجمہ) میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کی اولاد سے ہوں۔[۹]

رسول اللہ ﷺ کی تربیت میں ایک خاص نکتہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جہاد کا حوصلہ اور ہمت پیدا فرماتے تھے ان اشعار میں جہاں ایک طرف اپنے حق وصداقت کا اظہار ہے وہاں جہاد کی ترغیب اور وصلہ افزائی ہے۔

اس شعر کے فقہی نکات ودروس میں ابوالحسن علی بن خلف ابن بطال المالکی القرطبی (م۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

i. ”جنگ کے دوران سربراہ ملت اسلامیہ کو سہولیات مہیا کرنا جیسے حضرت سفیان بن الحارث، رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام پکڑے ہوتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اقدس ﷺ بغلۃ البیضاء (سفید خچر) پر سوار تھے۔ وہ آپ کو فروہ بن نفاثہ نے ہدیہ کیا تھا۔ امام ابن سعد کی روایت میں ہے کہ آپ دلدل پر سوار تھے جو آپ کو مقوقس نے ہدیہ کیا تھا۔“[۱۰]

ii. حالت جنگ میں اللہ کی راہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جائز ہے۔

iii. نبی اقدس ﷺ کا قول ”انا النبی لا کذب“ اس قول میں نبوت کی دلیل ہے کیونکہ آپ کو وحی کے

ذریعے علم تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد اور نصرت فرمائے گا اور آپ جنگ میں کامیاب ہونگے اگرچہ جنگ کروٹیں بدل رہی تھی اس وقت کفار کا پلہ بھاری تھا اور مسلمان پسپا ہورہے تھے لیکن رسول اقدس ﷺ پُرعزم تھے۔(۱۱)

شعر کا بلاغی پہلو

"انا" کا ذکر تاکید کیلئے ہے۔ نیز یہ ایک ایسی خبر ہے جس سے مخاطب اور سامع کو مخبر صادق کی طرف سے دعوت دے رہی ہے۔ اس میں اظہار افتخار نسب بھی ہے نیز سامع کے دل میں عقیدہ نبوت اور صدق رسالت کے اوصاف پیدا کرنے مقصود ہیں۔

عزم وارادہ

عزم وارادہ کی پختگی عربوں کا ایک وصف تھا، مگر اس وصف کو انہوں نے نخوت و تکبر کا غلام بنایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کے اس عزم وارادہ کا رخ اللہ اور اس کے رسول کی وفاداری اور غلامی میں بدل دیا۔ غزوہ خندق میں صحابہ کرام نے اسی عزم کا اظہار ان اشعار کے ذریعہ کیا جن کا ذکر صحیح بخاری کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ کے جانثار صحابہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الإِ سلام مَا بَقِينَا أَبَدَا(۱۲)

(ترجمہ) ہم نے محمد ﷺ کے ساتھ بیعت کی کہ اسلام پر ہمیشہ باقی رہیں گے۔(۱۳)

شعر کا بلاغی پہلو

پہلے مصرع میں "نحن" کا ذکر بطور تاکید کے کہا گیا ہے۔ نیز لفظ "محمد" میں اظہار تعظیم پائی گئی ہے۔ معنیٰ یہ ہے کہ ہم وہ اشخاص ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کی بیعت کی جن کا اسم گرامی "محمد" ﷺ ہے اسی طرح "تعظیم الشان" ہے۔ دوسرے مصرع سے واضح ہے کہ ہماری بقاء اور احیاء صرف جہاد اور اسلام میں ہے۔

حصول توفیق الٰہی

کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ناممکن ہے، نبی اقدس ﷺ جب بھی کوئی کام کرتے تو وہ اللہ کی توفیق ضرور مانگتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کا رجز غزوہ خندق کے موقع پر پڑھا۔ یہ رجز مختلف الفاظ کے ساتھ صحاح ستہ میں وارد ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کی روایت ہے کہ میں جنگ احزاب میں رسول اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے دیکھا:

لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا(۱۴)

(ترجمہ) اے اللہ اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ خیرات کرتے نہ نماز پڑھتے پس ہم پر سکینہ نازل فرما۔

ان اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ الفاظ عبد اللہ بن رواحہ کے ہیں اور ان کو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا اس سے کلام کی وقعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان اشعار سے شکر بارگاہ ایزدی، دعائیہ کلمات اور ثابت قدمی کا درس ملتا ہے۔

اس رجز سے جہاں مجاہدین اسلام کو حوصلہ فراہم کرنا مقصود تھا، وہاں توفیق الٰہی، نزول رحمت اور استقامت کے لئے خدائی امداد کی طرف متوجہ کرنا تھا۔(۱۵)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہادری و شجاعت

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انتہائی بہادر اور شجاع اور بے مثال جرات مند کے حامل افراد تھے۔

۱۶ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ غزوہ ذی قرد کا حصہ ہیں:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعْ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ(۱۷)

(ترجمہ) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

غزوہ ذی قرد محرم ۷ھ میں ہوا، اس واقعہ کے دن بعد غزوۂ خیبر ہوا۔ مندرجہ بالا رجز صحیح البخاری میں ۳ مرتبہ اور صحیح المسلم میں ۲ مرتبہ وارد ہوا ہے حدیث کے الفاظ ہیں "**ارميهم بالنبل وارتجز واقول**" میں ان کو تیر مارتا رہا اور ساتھ ساتھ رجز پڑھتا رہا۔

رجز کے الفاظ "انا ابن الاکوع" فخر و شجاعت پر دلالت کرتے ہیں۔ "**واليوم يوم الرضع**" سے مراد آج ان کی بزدلی کا دن ہے۔ یہ قول امام سہیلی کا ہے۔(۱۸) مذکورہ رجز صحابہ کرام کی ہمت و جرات اور رسول اقدس ﷺ کی بے مثال تربیت کا عکاس ہے۔

مرحب پہلوان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں رجز پڑھا۔ رجز کے مندرجہ ذیل الفاظ تھے:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ (۱۹)

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ(۲۰)

(ترجمہ): خیبر خوب جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور آزمودہ ہوں جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

یہ رجز عامر بن اکوع نے مرحب کے مقابلے میں پڑھا:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ(۲۱)

ترجمہ: خیبر خوب جانتا ہے میں عامر ہوں ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور لڑائیوں میں گھسنے والا ہوں۔

ثابت قدمی

اپنے موقف پر قائم رہنا اور استقامت کے لئے دعاء کرنا ثابت قدمی کہلاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت قدمی کیلئے ہمیشہ دعاء کرتے تھے جیسے حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے سو ہم رات کو سفر کرتے رہے، لوگوں میں ایک مرد نے حضرت عامر سے کہا ''يَاعَامِرُ اَلَاتُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلاً شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْا بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ'' کیا ہمیں اپنے رجزیہ کلام سے کچھ اشعار نہیں سناتے اور حضرت عامر شاعر تھے وہ یہ اشعار ترنم سے سنانے لگے:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتْ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا(۲۲)

ترجمہ: اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم خیرات کرتے اور نہ نماز پڑھتے ہم تجھ پر فداء ہوں جب تک باقی ہیں ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب مڈبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔(۲۳)

فقہی نکات

سابق رجز جو کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''باب الرجز فی

الحرب ورفع الصوت فی حفر الخندق "عنوان باندھا ہے۔ اسی طرح غزوۂ خیبر سے متعلق رجز پر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "باب مایجوز من الشعر والرجز والحداء مایکرہ منہ "عنوان قائم کیا ہے۔

مذکورہ دونوں عنوانات سے امام بخاری کا مقصود جنگ کے دوران رجز کا جواز پیش کرنا ہے۔

رجوع الی اللہ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رجوز میں توحید کا درس ملتا ہے، جیسے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رجز غزوہ خیبر کے متعلق ہے، سلمہ بن الاکوع کے مندرجہ ذیل الفاظ تھے:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا(۲۴)

اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا(۲۵)

(ترجمہ): اور ہم پر سکینہ نازل فرما اور ثابت قدمی عطا فرما جبکہ مشرکین نے ہم پر دست درازی کی ہے۔

ان رواجز سے معلوم ہوتا ہے کہ:

سلمہ بن الاکوع نے رجز پڑھنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔ اس سے گفتگو کے آداب واضح ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے رجز سننے کے بعد "صدقت" فرمایا جس سے سلمہ بن الاکوع کے کلام کی مزید صداقت واضح ہوئی ہے۔ نیز روایت مذکور میں "یرحمہ اللہ" کے دعائیہ الفاظ بھی مذکور ہیں۔

ان رواجز سے توفیق الٰہی اور شکر بارگاہ ایزدی کا درس ملتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سلمہ بن الاکوع کے رجز کا جواب رجز کی صورت میں دیا۔

اشعار کا بلاغی پہلو

"واللہ" قسم ہے اور تاکید پر دلالت آتی ہے۔ سلمۃ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاکید کے الفاظ استعمال کئے اور رجز پڑھنے سے پہلے اجازت بھی مانگی۔ اس رجز میں توفیق الٰہی مانگی گئی ہے۔ رسول اقدس ﷺ کے الفاظ دعائیہ کلمات پر مشتمل ہیں۔ رجوز جذبہ شجاعت وجہاد پر مبنی ہیں۔

تشبیہات والقابات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے ان کا نام حیدر رکھا تھا ان کے اشعار مین شجاعت کو تشبیہات کی صورت دی گئی ہے۔[۲۶] غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی نے مرحب کے الفاظ کا یہ جواب دیا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ[۲۷]

ترجمہ: میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے جو جنگلوں کے شیر کی طرح رعب اور دبدبے والا ہے۔ میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلہ میں اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ شجاعت و مسلسل ہمت پر دلالت کرتے ہیں۔

امام سہیلی نے اس رجز کو مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

مرحب (یہودی) کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ جو قتل ہوا مذکور واقعہ دوسری کتب میں بھی ہے۔ امام سہیلی نے مندرجہ ذیل الفاظ کا ذکر کیا ہے:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
أضرب بالسيف رؤس الكفرة
أكيلهم بالصاع كيل السندره[۲۸]

(ترجمہ) میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا میں کافروں کے سروں پر تلوار مارتا ہوں میں انہیں پورا پورا بدلہ دیتا ہوں۔

سابقہ رجوز صحیح المسلم میں وارد ہیں، مرحب نے رجز ۲ مرتبہ پڑھا۔ ایک کا جواب حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جبکہ دوسرے رجز کا جواب سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ اشعار کے الفاظ سے مرحب پر رعب کی دھاگ بیٹھ گئی۔ ''انا الذی سمتنی امی حیدرۃ'' فخر پر دلالت کرتا ہے۔ ''کلیث غابات کریۃ المنظر'' جیسے جنگلی شیر دبدبے والا ہوتا ہے۔ گویا حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیدر (شیر) ہیں۔ اور یہ نام ان کی والدہ نے رکھا تھا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''**فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه**'' اس بہادری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی اور واصل جہنم کر دیا۔

اعلائے کلمۃ اللہ

مندرجہ ذیل رجوز کا تعلق غزوہ احد سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان کے شرکیہ الفاظ کے جواب میں توحیدی رجز ارشاد فرمائے۔ حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن ۵۰ مردوں پر عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا پس فرمایا اگر تم دیکھو کہ ہم پر پرندے جھپٹ رہے ہیں تو اپنی جگہ سے نہ ہلنا۔ چنانچہ غزوہ احد کو مسلمانوں نے مشرکین کو شکست دی۔ اسی دن ابوسفیان نے کہا تھا "یوم بیوم بدر والحرب سجال" آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور جنگ (کنویں کا) کا ڈول ہے۔ ابوسفیان نے بلند آواز سے یہ رجز پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس کا جواب نہیں دو گے صحابہ نے پوچھا کہ ہم کیا کہیں تو رسول اللہ ﷺ نے رجزیہ کلمات ارشاد فرمائے۔ کہ کہو اللہ بلند اور برتر ہے۔ پھر دوبارہ ابوسفیان نے کہا بے شک ہمارے لئے عزیٰ (بت کا نام) ہے تمہارے لئے عزیٰ نہیں تو جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہو اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا مولیٰ کوئی نہیں ہے۔

رجز نمبر ۱:

اُعْلُ ہُبَلْ، اُعْلُ ہُبَلْ (۲۹)

ترجمہ: ھبل بلند ہو، ھبل بلند ہو۔ (۳۰)

رجز نمبر ۲:

اِنَّ لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ (۳۱)

ترجمہ: بے شک ہمارے لئے عزی ہے تمہارے لئے نہیں ہے۔

مذکورہ بالا رجوز کے مقابلے میں حضور سرور عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو یہ رجوز سکھلائے۔

أَللّٰہ اعلیٰ و أجل (۳۲)

ترجمہ: اللہ بلند اور برتر ہے۔

اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ (۳۳)

ترجمہ: اللہ ہمارا مولیٰ ہے تمہارا مولیٰ نہیں ہے۔

رجوز کے بلاغی پہلو

شرک کے مقابلے میں اشاعت توحید اور اعلائے کلمۃ اللہ کا درس ہے۔ لفظ "اللہ" اسم ذاتی ہے، اسم ذات کو صفات کے ساتھ ہی رہنا چاہئے یہ ادب کا پہلو ہے۔ جیسے اللہ اعلیٰ، اللہ اجل وغیرہ۔ رجز کے مقابلے میں رجز سے جواب دینا رسول اقدس ﷺ کی فصاحت کی دلیل ہے۔

اس رجز کے چند اہم نکات درجہ ذیل ہیں:

ابوسفیان نے اپنے رجز میں ھبل، عزی (بت کا نام) کا ذکر کیا ہے، اس کے مقابلے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے رجز میں توحید کا ذکر کیا ہے اس سے واضح ہے کہ شرک پر مبنی رجوز کا جواب توحید سے دیا گیا۔

رجز کا جواب رجز سے دیا گیا ہے۔

جواب میں الفاظ کا چناؤ رسول اللہ ﷺ کی فصاحت پر دلالت کرتا ہے۔

دین اسلام کے لئے استقامت ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث مذکور میں رجز سے پہلے فرمایا۔"**الاتجیبوہ**"(تم جواب کیوں نہیں دیتے)۔

رجوز کا تاریخی پس منظر

ان رجوز کا تعلق غزوہ احد سے ہے جس کا ذکر حدیث مذکور میں موجود ہے۔ پورا واقعہ حدیث میں موجود ہے۔ عزی اور ھبل وہ بت ہیں جن کی مشرکین زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے رجوز جو کہ ابوسفیان کے مشرکانہ عقیدے کے رد عمل میں ارشاد فرمائے گئے ان میں اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور توحید کا درس موجود ہے علاوہ ازیں یہ رجوز رسول اللہ ﷺ کی سراپہ شجاعت وحماسۃ پر دلیل ہیں۔

جنت میں جانے کی تمنا

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک جنگ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

يَا نَفْسُ اَلَا اَرَاکَ تُکْرِہِیْنَ الْجَنَّةَ
اَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلَنَّه
طَائِعَةً اَوْلَتُکْرِہَنَّه(۳۴)

(ترجمہ): انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں حاضر تھا ایک جنگ تو عبداللہ بن رواحہ نے یہ اشعار پڑھے۔(۳۵)

ہر مومن کی تمنا ہوتی ہے جنت کا حصول، صحابہ کرام اس تمنا کیلئے ہر اچھا عمل سرانجام دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مکمل اتباع کرتے تھے۔ مندرجہ ذیل رجز حضرت عبداللہ بن رواحہ (۳۶) کا ہے وہ اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے جنت میں جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔

اس رجز سے مندرجہ ذیل نکات معلوم ہوتے ہیں:

اسلام کی ترغیب اور شوق شہادت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

نفس کو جہاد کی طرف ترغیب دلانا جنت میں جانے کا سبب ہے۔

شہید کی عظمت یہ ہے کہ وہ جنت میں جائے گا۔

زمانہ جاہلیت کی اس رجزیہ شاعری کو اسلام نے ترقی دی اور درست سمت میں موڑ دیا۔ صحاح ستہ میں وارد اشعار کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی موضوعات سیرت طیبہ اور ادب سے متعلق مختلف پہلوؤں پر مزید بھی کام کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ الجزری، ابن الاثیر، نہایۃ اللغۃ، جلد ۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، ص ۱۳۳

۲۔ اس سے مراد انخفش اوسط ابو الحسن سعید بن مسعدۃ المجاشعی بالولاء الخوی البلخی (م ۲۱۵ھ) ہیں۔

۳۔ اونٹوں کو چلانے کیلئے جو اشعار کہے جاتے ہیں وہ اہل عرب کے نزدیک حدی کہلاتی ہے لیکن اس تعریف کے مطابق یہ ممکن ہے کہ بعض دفعہ رجز اور حدی سے مشترک معانی مراد لئے جائیں۔

۴۔ احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، مکتب الاعلام الاسلامی، مصر، ۱۴۰۴ھ، ص ۱۰۰

۵۔ ابن المنظور، لسان العرب، نشر أدب الجوزۃ، مصر، ۱۴۰۵ھ، ص ۲۶۰

۶۔ ابو عمارہ البراء بن عازب الانصاری الاوسی الحارثی، صحابی ابن صحابی ہیں وہ یہ اور ابن عمر یوم بدر کو چھوٹے تھے دونوں شامل نہیں تھے، ان سے ۲۲ احادیث متفق علیہ ہیں ۱۵ احادیث پر امام بخاری منفرد ہیں اور ۶ احادیث پر امام مسلم منفرد ہیں۔ آپ سے سنن اربعہ میں بھی مرویات موجود ہیں آپ کوفہ میں تشریف لائے اور ۷۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایام میں۔ (المعافیری، یحییٰ بن ابی بکر، الروض المستطابۃ، صفحہ نمبر ۹)

۷۔ ابو سفیان ابن الحارث بن عبد المطلب کا نام ابو سفیان ہے ایک قول کے مطابق ان کا نام "المغیرۃ" ہے۔ یہ فضلاء صحابہ میں شامل تھے اور رسول اقدس ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ (بدر الدین العینی، عمدۃ القاری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، مطبوع ۱۴۲۱ھ، ص ۲۱۸)

۸۔ البخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من قاد دابۃ غیرہ فی الحرب، مکتبہ دار السلام ریاض، سعودی عرب، رقم الحدیث: ۲۸۶۴: ۲۸۷۴: ۲۹۳۰: ۳۰۴۲: ۴۳۱۵: ۴۳۱۶: ۴۳۱۷:۔ صحیح المسلم، رقم الاحادیث: ۴۵۱۵: ۴۶۱۶: ۴۶۱۷ * اشعار اور متعلق روایات: یہ شعر رسول اقدس ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر پڑھا۔ صحیح بخاری میں ۷ روایات اور صحیح مسلم ۳ روایات میں وارد ہوا ہے۔ کل روایات کی تعداد ۱۰

ہے۔ اشعار کی کل تعداد ۱۰ ہے، نیز اس شعر کا دوسرا مصرع صحیح بخاری کی کتاب المناقب میں باب ''من انتسب الی آبائہ فی الاسلام والجاہلیۃ'' کے ترجمۃ الباب میں وارد ہوا ہے۔

۹۔ القشیری، حجاج بن مسلم، صحیح المسلم، کتاب الجہاد، مطبوع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، رقم الحدیث:۴۵۶۳

۱۰۔ العینی، بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، مطبوع ۱۴۲۱ھ، صفحہ نمبر ۲۱۸

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیئر، باب التحریض علی القتال، رقم الحدیث: ۲۸۳۵:۲۸۳۴:۲۹۶۱: ۳۷۹۶: ۴۰۹۹:۴۱۰۰:۷۲۰۱ صحیح المسلم، رقم الحدیث:۴۶۷۶ * یہ شعر غزوۂ خندق کے موقع پر پڑھا۔ اس شعر کے قائلین انصار ومہاجرین تھے۔ یہ شعر صحیحین میں کل ۷ مرتبہ وارد ہے۔ صحیح بخاری میں ۶ مرتبہ اور صحیح مسلم میں ایک مرتبہ وارد ہے نیز روایات کی کل تعداد ۷ ہے۔

۱۳۔ صحیح مسلم کی روایت میں ''عَلَی الإسلام'' کی جگہ ''علی الجہاد'' کے الفاظ ہیں۔

۱۴۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۸۳۶، صحیح المسلم، رقم الحدیث:۱۸۰۳، ۴۶۶۲، صحیح البخاری، رقم الحدیث:۲۸۳۷، ۳۰۳۴، ۴۱۰۴، ۶۶۰۲، ۷۲۳۶، صحیح المسلم، رقم الحدیث:۴۶۷۰، ۴۶۷۱، سنن ترمذی، رقم الحدیث:۳۸۵۷، مسند ابو داؤد، رقم الحدیث:۷۱۲، الطبقات الکبری، سنن دارمی، رقم الحدیث:۲۴۵۵، سنن کبری للنسائی، رقم الحدیث:۸۸۵۷، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث:۴۵۳۵، سنن بیہقی، جلد۷، ص ۴۳، دلائل النبوۃ، جلد۳، ص ۴۱۳، شرح السنۃ، رقم الحدیث:۳۷۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد۸، ص ۷۱۵، مشکل الاثار، رقم الحدیث: ۳۳۲۵، مسند احمد، رقم الحدیث:۸۵۱۳ * اشعار سے متعلق روایات کی تعداد: ان اشعار سے متعلق روایات کی کل تعداد ۹ ہے۔ بخاری میں ۷ روایات ہیں جبکہ صحیح مسلم میں ۲ روایات ہیں۔ نیز ان اشعار کو الفاظ کے اختلاف سے رسول اللہ ﷺ، سلمۃ بن اکوع اور عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھا ہے۔ جبکہ ان الفاظ کے اصل شاعر عبد اللہ بن رواحہ ہیں۔

۱۵۔ ڈاکٹر ولید قصاب کی تحقیق: ڈاکٹر ولید نے ان اشعار کو یوں ذکر کیا ہے: تاللہ لولا اللہ ماہتدینا۔۔۔ ولاتصدقنا ولا صلینا۔۔ ۔۔الکافرون قد بغوا علینا۔۔۔ إذا أرادوا فتنۃ أبینا۔۔۔انا إذا صیح بنا أتینا۔۔۔وبالصیاح عولوا علینا۔۔۔فاغفر فداء لک ماقتضینا۔۔۔ وثبت الأقدام ان لاقینا۔۔۔و أنزلن سکینۃ علینا۔۔۔ونحن عن فضلک ماستغینا۔ (قصاب، ڈاکٹر ولید، عبد اللہ بن راحہ ودراسۃ فی سیرتہ وشعرہ، جامعۃ الریاض، سعودی عرب، مطبوع ۱۹۸۲ء، ص ۹۶)

۱۶۔ سلمۃ بن الأکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چچا ہیں اکوع کا نام سنان تھا، (المعافیری، ابن ہشام، سیرت ابن ہشام، جلد چہارم، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت لبنان، مطبوع ۱۹۹۵ء)

۱۷۔ ایضاً

۱۸۔ السہیلی، عبد الرحمن بن عبد اللہ، الروض الانف، مطبوع دار المعرفۃ بیروت لبنان، ۱۹۷۸ء، جلد چہارم، ص ۳۴

۱۹۔ شاکی السلاح اور بطل مجرب کی لغوی تحقیق: شاکی شوکۃ سے ہے "رجل شاکی السلاح وشاک فی السلاح" اللہ کا ارشاد ہے: "وتودون أن غیر ذات الشوکۃ تکون لکم"۔ مجرب راء کے فتحہ کے ساتھ مجبر بالشجاعۃ، قحم الغرسان، البطل الشجاع کیا جاتا ہے، بطل الرجل، طاء کے ضمہ کے ساتھ "بطل یبطل بطالۃ بطولۃ مراد شجاعا" ہے۔ (النووی، شرف الدین، المنہاج شرح صحیح مسلم، مطبعۃ المصریہ الازہر، مصر، مطبوع ۱۹۳۰ء، جلد ۱۲، ص ۱۸۴)۔۔۔ بطل مغامر کا معنی: غین المعجمۃ کے ساتھ ہے۔ اس سے مراد "یربک غمرات الحرب وشدائدھا ویلقی نفسہ فیھا" ہے۔ (النووی، شرف الدین، المنہاج شرح صحیح مسلم، مطبعۃ المصریہ الازہر، مصر، مطبوع ۱۹۳۰ء، جلد ۱۲، ص ۱۸۴)

۲۰۔ القشیری، حجاج بن مسلم، صحیح المسلم، کتاب الجہاد، باب غزوۂ ذی قرد، رقم الحدیث: ۴۶۷۸

۲۱۔ ایضاً، * اشعار سے متعلق روایات کی تعداد: یہ اشعار صحیح مسلم کی ایک طویل حدیث میں وارد ہیں۔

۲۲۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ خیبر، رقم الحدیث: ۴۱۹۶، کتاب الادب، باب مایجوز من الشعر والرجز والحداء ما یکرہ منہ رقم الحدیث ۶۱۴۸، ص ۱۰۷۱، صحیح المسلم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث: ۴۶۶۹۔ * اشعار میں متعلق روایات کی تعداد: اشعار سے متعلق روایات کی کل تعداد ۳ ہے۔ ۲ روایات صحیح بخاری اور ایک روایت صحیح مسلم میں وارد ہے۔

۲۳۔ رجز کے الفاظ سابق رجز سے مختلف ہیں تاہم مفہوم مشترک ہے۔ الواقدی کی تحقیق: الواقدی نے کتاب المغازی میں عامر بن اکوع کے اس رجز کا یوں ذکر کیا ہے: اللھم لولا انت ماھتدینا۔۔۔ ولاتصدقنا ولاصلینا ۔۔۔ فألقین سکینۃ علینا ۔۔۔ وثبت الأقدام إن لاقینا ۔۔۔ انا اذا صیح بنا أتینا ۔۔۔۔ وبالصیاح عولوا علینا

۲۴۔ القشیری، حجاج بن مسلم، صحیح المسلم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث: ۴۶۶۹۔ سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب من قاتل فی سبیل اللہ فارتد سیفہ فقتلہ، رقم الحدیث: ۳۱۵۲

۲۵۔ ایضاً * اشعار سے متعلق روایات کی تعداد: مذکورہ اشعار سے متعلق روایات کی کل تعداد ۲ ہے۔ ایک روایت صحیح مسلم اور دوسری روایت سنن نسائی میں وارد ہے۔ نیز اشعار ۲ مرتبہ واقع ہوئے ہیں۔

۲۶۔ خیبر عبرانی زبان کا لفظ ہے خیبر قلعہ کو کہتے ہیں یہ مقام مدینہ منورہ سے ۸ منزل پر ہے جو ۲۰۰ میل کے برابر ہے جمہور کے مطابق غزہ خیبر ۷ھ کو ہوا۔ (شبلی نعمانی، سیرت النبی، ص ۲۳۵)

۲۷۔ القشیری، حجاج بن مسلم، صحیح المسلم، کتاب الجہاد، رقم الحدیث: ۴۶۷۸ * اشعار سے متعلق روایات کی تعداد: مذکورہ اشعار سے متعلق روایت صحیح مسلم میں وارد ہے۔ نیز اشعار بھی ایک مرتبہ واقع ہیں۔

۲۸۔ سہیلی، عبد الرحمن بن عبد اللہ، الروض الانف، جلد چہارم، دار المعرفۃ للطباعت والنشر، بیروت لبنان، مطبوع ۱۹۷۸ء، ص ۱۳۳

۲۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیئر، باب مایکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب وعقوبۃ من عصی امامہ، رقم الحدیث:۳۰۳۹، کتاب المغازی، رقم الحدیث:۴۰۴۳

۳۰۔ ھبل اور عزی کی تاریخ: ھبل مکہ میں قریش کا بت تھا۔ کعبۃ اللہ میں موجود ۳۶۰ بتوں میں سب سے بڑا ھبل تھا۔ یہ بت بشکل انسان عقیق احمر کا بنا ہوا تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ قریش کو اسی حالت میں ملا تھا۔ انہوں نے اس کے لئے سونے کا ہاتھ بنایا تھا۔ اس کے سامنے سات تیر رکھے ہوتے تھے، جن سے پجاری قرعہ اندازی کیا کرتا تھا۔ اساف اور نائلہ دونوں زمزم کی جگہ پر تھے۔ قریش ان کے پاس قربانیاں دیتے تھے۔ جب کوئی سفر کے لئے آتا جاتا تو اس کو مسح کرتا۔ عزی طائف میں وادی حراض واقع نخلہ شامیہ میں قریش کے بت کا نام ہے۔ اصل میں یہ ایک شیطانہ تھی۔ اس کی جگہ ببول کے تین درختوں میں تھی۔ فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید نے ان درختوں کو کاٹ دیا اور عزی کو قتل کر دیا قریش دیگر اصنام کی نسبت اس کی تعظیم زیادہ کرتے تھے۔ انہوں نے حرم کعبہ کی طرح وادی حراض میں ایک درہ کو اس کا حرم قرار دیا تھا۔ اس درہ کا نام سقام تھا اور قربانیوں کیلئے ایک مذبح بنایا تھا۔ جسے غبغب کہتے تھے۔ عرب لات، منات وعزی کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ یہ ہماری شفاعت کریں گی۔ (اندلسی، ابن صاعد، طبقات الأمم، مطبوع بیروت ۱۹۰۲ء، ص ۴۳)

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ ایضاً، * رجوز سے متعلق روایات کی تعداد: مندرجہ بالا رجوز صحیح بخاری میں ۲ مرتبہ وارد ہیں اور ان سے متعلق روایات کی کل تعداد ۲ ہے۔

۳۴۔ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب القتال فی سبیل اللہ، رقم الحدیث:۲۷۹۳، ص ۲۶۴۵، مکتبہ دارالسلام ریاض سعودی عرب۔ * اشعار سے متعلق روایات کی تعداد: اشعار سے متعلق روایات کی تعداد ایک ہے۔ نیز یہ اشعار ایک مرتبہ سنن ابن ماجہ میں وارد ہیں۔

۳۵۔ ڈاکٹر ولید قصاب (جامعۃ الریاض) کی رجز سے متعلق تحقیق: ڈاکٹر ولید نے اس رجز کو غزوۂ موتہ سے معلق کہا ہے اور مندرجہ ذیل الفاظ کا ذکر کیا ہے: ڈاکٹر ولید قصاب (جامعۃ الریاض) نے ان اشعار کو غزوۂ موتہ سے معلق کیا ہے اور مندرجہ ذیل الفاظ ذکر کئے ہیں: **أقسمت يا نفس لتنزلنه۔۔۔لتزلن أو لتكرهنه/ طائعة أو لتكرهنه۔۔۔ إ ن أجلب الناس وشدد الرنة۔۔۔مالی اراک تكرهين الجنة۔۔۔ قرطالما قد كنت مطمئنة۔۔۔هل أنت إ لا فی شنة۔۔۔جعفر ما اطيب ريح الجنة۔** (قصاب، ڈاکٹر ولید، عبداللہ بن رواحۃ ودراستہ فی سیرتہ وشعرہ، جامعۃ الریاض، سعودی عرب، مطبوع ۱۹۸۲، ص ۱۸۴)

ڈاکٹر عبد الحمید ندوی کی تحقیق: ڈاکٹر عبد الحمید ندوی نے اپنے مقالہ Ph.D کے مقالہ "عہد نبوی کی نعتیہ شاعری" میں اس رجز پر تحقیق کی ہے اور تمام مصادر کا ذکر کیا ہے:

جیسے طبقات ابن سعد کی پہلی روایت کے مطابق "احلف باللہ لتنزلنہ" ہے، صفۃ الصفوۃ، اسد الغابۃ میں "اَقسم باللہ لتنزلنہ" ہے۔ السیرۃ، الروض، الاکتفاء، البدایہ والنہایہ میں "لتنزلن اولتکرھنہ" ہے، فتح الباری، حماسہ میں "طائعۃ اَو فلنکرھنہ" ہے۔

المحاسن والمساوی، الاستیعاب، اسد الغابہ، سیرۃ دحلان، الذخائر میں "طائعۃ اولتکرھنہ" ہے، الحلیۃ میں "لتنزلنہ او لتکرھنہ" ہے، الحلیۃ میں "اذا اجلب الناس" جبکہ صفۃ الصفوۃ، اسد الغابہ میں "قد اجلب الناس" ہے۔

الصفۃ، اسد الغابہ میں "یا نفس مالک تکرھین الجنۃ" اور الذخائر میں "یا نفس لاراک تکرھین الجنۃ" ہے۔

طبقات فحول الشعراء، ابن العساکر میں "وقد طالما قد کنت مطمئنۃ" ہے۔ الحلیۃ میں "لطالما قد کنت مطمئنۃ" جبکہ استیعاب الصفۃ، اسد الغابہ اور السیئر میں "فطالما قد کنت مطمئنہ" دوسری روایت میں "و قبل ذا ما کنت مطمئنۃ" کے الفاظ وارد ہیں۔ (ندوی، ڈاکٹر عبد الحمید اطہر، عہد نبوی میں نعتیہ شاعری، مقالہ Ph.D، مکتبہ اسلامیہ، بھٹکل انڈیا، ص ۱۸۴)

۳۶۔ عبد اللہ بن رواحۃ الانصاری الخزرجی بیعت عقبہ میں شامل تھے غزوہ احد، غزوہ خندق میں شامل تھے۔ وہ ایک امیر شخص تھے۔ ۸ سنہ ھجری کو وہ شعراء میں شامل تھے۔ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ (محمد بن عبد اللہ الخطیب، اکمال فی اسماء الرجال، مطبع مجتبائی پاکستان، ص ۲۰)